مست توکلی

(حالات زندگی)

مست توکلی ۱۸۳۱ء کو ضلع کوہلو میں پیدا ہوئے۔ ان کا تعلق مری قبیلے کی لوہارانی شاخ سے تھا۔ نام سہراب خان رکھا گیا، اُس زمانے میں سرداروں کی بڑی عزت و تعظیم کی جاتی تھی۔ اتفاق سے سردار خاندان میں سہراب نام کے ایک سردار گزرے تھے۔ اس خیال سے کہ ایک عام آدمی کے بیٹے پر سردار کے نام کی وجہ سے ادب کا مسئلہ پیدا نہ ہو۔ لہٰذا نام بدل کر توکلی رکھ دیا گیا، اِن کا آبائی گاؤں مانٹرک ضلع کوہلو میں کاہان شہر سے شمال کی جانب واقع ہے۔ اُس زمانے میں مکتب، مدرسہ نہ تھا۔ عام بلوچ لڑکوں کی طرح ریوڑ چرانے لگے، مگر اُن کا دل اس کام میں نہ لگا، اکثر گم سم خیالوں میں غرق اور گہری سوچوں میں ڈوبے رہتے تھے۔ دیگر سات بھائی تھے باقی تمام بھائی وفات پا گئے۔

مست کے نام کا لاحقہ دو باتوں کی وجہ سے توکلی کا حصہ بنا۔ پہلی یہ کہ وہ مجذوب اور صوفی منش انسان تھے۔ دوسری بات یہ کہ توکلی ایک غزل گو شاعر تھے انھوں نے اپنی شاعرانہ ضرورت کے لیے ''مست'' کا لفظ بطور تخلص استعمال کیا۔ توکلی ایک بزرگ اور پہنچے ہوئے انسان تھے۔ اسی لئے کوہلو میں ان کے مزار پر ہر وقت لوگوں کا رش بندھا رہتا ہے۔ لوگ مرادیں لے کر ان کے مزار پر حاضری دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی مرادیں پوری کر دیتے ہیں۔

مست توکلی کا تحریری تذکرہ سب سے پہلے ڈیمز نے اپنی کتاب ''پاپولر پوئیٹری آف بلوچیز'' میں کیا تھا۔ بعد میں ذکیہ سردار خان، میر مٹھا خان مری، ڈاکٹر شاہ محمد مری، ڈاکٹر انعام الحق کوثر اور غوث بخش صابر نے ان کی علمی و ادبی خدمات پر مضامین تحریر کیے۔ مگر بلوچی کے اِس عظیم شاعر پر بنیادی اور وسیع کام میر مٹھا خان مری کا ہے۔ جنھوں نے اِن کے حالاتِ زندگی اور شاعری پر دو کتابیں تصنیف کیں۔ ۱۸۹۶ء میں ان کا انتقال کوہلو میں ہوا۔

کلامِ مست توکلی

ترجمہ: ڈاکٹر شاہ محمد مری

مقاصدِ تدریس

- طلبہ کو صوفیانہ شاعری سے واقفیت دلانا۔
- ادب میں صوفی شعراء کے کلام کی اہمیت کے بارے میں بتانا۔
- بلوچستان میں صوفیانہ شاعری کی روایت بتانا۔
- مست توکلی کی صوفیانہ شاعری کی فنی خصوصیات سے طلبہ کو آگاہ کرنا۔
- تراجم کی اہمیت بتانا۔

الفاظ و تراکیب

ساعت	سوکن	مجتمع	جھنکار	شبینہ
بیجی دریا	شبینہ	روضہ	بارش کے ریلے	دھماکہ خیز

ایک مختصر ساعت کے لیے لورالائی کی پشت پہ ٹھہرتے ہیں
شمس کے روضے پر، اور فقیر ڈھبہ پر جھنکار کرتے ہیں
شبینہ بجلیاں سلگتی ہیں، رخ کرتی ہیں کم آب علاقوں کی طرف
آدھی رات کو اپنی آمد کی خوشخبری والی مشعلیں جلاتی ہیں
ترخان پہ برستے ہیں، پیاسے پہاڑی دُنبوں کو پانی پلاتے ہیں
ماڑ کی شانک پر بارش کے ریلے اونٹوں جیسی قطاریں بناتے ہیں
سالو پر برستے ہیں، بارش کے ریلے کونج کی ڈاریں بنا کر
گھیرے میں لیتے ہیں دکی کو، ٹکڑی کے گڑھوں کو بھر دیتے ہیں
کوہِ کپڑی پہ بادل چھتری بن جاتے ہیں
(اڑتے پرندوں کی طرح) ایک پر جھکا دیتے ہیں اور ڈنئی دریا پر جا اترتے ہیں
طویل بیجی دریا نیم شب دھماکہ خیز ہو (طغیانی میں آئے)
دھند اور غبار میں گھنے بادلوں میں گھن گرج تھی
(بادل) باہم مجتمع ہو ہو کر پہاڑ پہ چڑھتے جاتے ہیں
چیٹیال کے بڑے سینگوں والے پہاڑی بکروں کی پیاس بجھاتے ہیں
سیمر کے خم دار سینگوں والے دنبے پیاسے ہو چکے ہیں

اور منتظر ہیں بادلوں بارشوں کے مناظر کے
بادل ساون میں شام کے وقت تشکیل پاتے ہیں
علاقوں کے علاقے چکردار جھٹکے کھاتے ہوئے سرسبز وادیوں پہ قبضہ کر لیتے ہیں
برستے ہوئے آؤ تمہارے حتمی برسنے کی جگہ کا مجھے پتا ہے
(ہاں) آؤ تمہیں ماہ رخ کا مضبوط خیمہ دکھاؤں
رگر بند پہ برستے ہیں اور سنٹریں کے اس جانب برستے ہوئے
سمو کے پتھر سے بنے نقل مکانی کرنے سے پہلے کے گھروں پہ بار بار حملہ آور ہوں
برہنہ میدانوں کو شبینہ حملوں سے سیراب کردیں
میں اُن سفید بادلوں سے تب خوش ہوں گا
جب وہ گرجتے ہوئے ڈائنٹر کے پہاڑ کا محاصرہ کرلیں
رسترانی پہاڑ کے دامن اور زرعی زمینیں سیراب کردیں
تزا کے پہاڑ پہ بادل سایہ فگن ہو جائیں
برس جائیں اور مست تالاب پہ بھیڑ کے بچوں کی پیاس بجھادیں
کاہان شہر پہ ایک پوری رات مہمان بن جائیں
بانبور کے پہاڑ تک سارا علاقہ گھٹاؤں میں چھپ جائے
جب برسات کے بعد چراگاہ اگتی ہے
جئے ہو بارش کے قطروں کی آدھی راتوں کی میٹھی آہٹوں کی
بارش کا پانی خیموں کے اطراف میں خوبصورت آوازوں سے بہتا ہے
وہ ہاتھ ٹوٹ جائیں جو اس پانی کا راستہ (خیمے کے اندر جانے سے روکنے کے لیے) تبدیل کریں
بارشیں ضرور برسیں گی اور اس مجنوں (مست) کو خوش کردیں گی
اور اس پالتو گھریلو لیموں جیسے زامر کی ٹہنی کو سیراب کریں گے

(مستیں توکلی۔ترجمہ:ڈاکٹر شاہ محمد مری)

مشق

۱۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

الف) شاعر لورالائی کی پشت پر بادلوں کو کیوں ٹھہرانا چاہتا تھا؟

ب) شاعر سفید بادلوں سے کب خوش ہوگا؟

ج) شاعر بارش برسنے سے کن جانوروں کی پیاس بجھانا چاہتا ہے؟

د) شاعر کے خیال میں بارش ہونے سے کون کونسی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں؟

ہ) شاعر خیمے کے اندر پانی روکنے والے کو کیوں بددُعا دیتا ہے؟

و) آدھی رات کو بجلیاں اپنی آمد کی خبر کیوں دیتی ہیں؟

ز) مست توکلی نے اپنے کلام میں جن مقامات کا ذکر کیا ہے اُن کے نام لکھیں۔

۲۔ مست توکلی کے کلام کے مطابق درست جواب کی نشاندہی کریں۔

الف) مست توکلی کے کلام کے مترجم ہیں:

(i) گل خان نصؔیر (ii) ڈاکٹر شاہ محمد مری

(iii) انور رومانؔ (iv) پروفیسر صاحبزادہ حمیداللہ

ب) مست توکلی زبان کے صوفی شاعر ہیں:

(i) بلوچی (ii) براہوی

(iii) پشتو (iv) سندھی

ج) شاعر سفید بادلوں سے خوش ہوگا جب وہ:

(i) برف برسادیں (ii) پہاڑ کا محاصرہ کریں

(iii) بارش برسادیں (iv) طوفان لائیں

د) جب بارشیں برستی ہیں تو خوش ہوتا ہے:

(i) مست توکلی (ii) مالدار لوگ

(iii) زمین (iv) غریب لوگ

۳۔ شاعر نے بادلوں کے گرجنے اور برسنے کی جو منظر کشی کی ہے اُسے اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

۴۔ مست توکلی کے کلام کے مطابق ذیل مصرعے مکمل کریں۔

الف) کوہ کپڑی پر بادل .... بن جاتے ہیں۔

ب) جب برسات کے بعد .... اُگتی ہے۔

ج) .... شہر پہ ایک پوری رات مہمان بن جائیں۔

د) برہنہ میدانوں کو شبینہ حملوں سے .... کردیں۔

۵۔ نظم "کلام مست توکلی" کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

۶۔ مست توکلی کے کلام کی روشنی میں اُن کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیں۔

۷۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں۔

نیم شب، طغیانی، آہٹ، سُلگی، روضہ، دھماکہ خیز

سرگرمیاں

۱) اساتذہ کرام طلبہ سے کالج میگزین یا کسی ادبی رسالے، ویب سائٹ میں اپنی اپنی تحریریں چھپوانے کے لیے اپنی یا دوسروں کی تحریریں مرتب کروائیں۔

۲) اساتذہ کرام طلبہ سے بلوچستان کے کسی اور صوفی شاعر کا کلام اُردو میں ترجمہ کروائیں۔

۳) اساتذہ کرام طلبہ سے نظم میں جن مقامات کے ناموں کا ذکر آیا ہے ان کی فہرست بنوائیں۔

۴) صوبہ بلوچستان کے کسی اور صوفی شاعر کے کلام سے انتخاب کر کے طلبہ ایک دوسرے کو سنائیں۔

اشاراتِ سبق

۱) اساتذہ طلبہ کو اُردو ادب میں تراجم کی اہمیت سے آگاہ کریں۔

۲) اساتذہ طلبہ کو اُردو ادب میں صوفیانہ شاعری کی روایت بتائیں۔

۳) طلبہ کو بتادیں کہ صوفیانہ شاعری دراصل انسانیت کے گرد گھومتی ہے۔

۴) مست توکلی کی شاعری میں انسان دوستی کے پہلوؤں کو اُجاگر کریں۔

۵) مست توکلی کی شاعری کے فنی لوازمات سے طلبہ کو آگاہ کریں۔